نصاب برائے درجہ نہم و دہم (فارسی)

Syllabus of Persian for Classes IX & X

مقاصد اور اہمیت

ہندستان کو فارسی کا وطن ثانی کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اس ملک میں اس زبان و ادب کی تاریخ قدیم بھی ہے اور قوی بھی۔ یہ زبان ایک طویل مدت تک ہندستان جنت نشان کی سرکاری زبان رہ چکی ہے اور بہ اندازِ خاص سنسکرت اور اَوستا کے خواہرانہ رشتے کی یاد دلاتی رہی ہے۔ پھر زمانہ بدلا اور فارسی کی تداولی حیثیت میں فرق آیا لیکن یہ حقیقت ہے کہ وہ اردو کے رشتے سے آج بھی اپنے اثرات اور اپنی اہمیت وضرورت کا ہمیں بہ ہمہ وجوہ احساس دلا رہی ہے۔ خصوصاً ہندستان کی ان ریاستوں کے لیے جہاں آج اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے، فارسی کی عصری و تعلیمی اہمیت محتاج بیان نہیں کیوں کہ یہ اردو کی معنویت کو دوبالا کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اگر ہم (بہ شکل اردو) کسی ریاست کی ثانوی سرکاری زبان کو مضبوط و مستحکم اور مفید و کارآمد بنائے رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں فارسی کی تعلیم کے انتظام و انصرام پر توجہ دیے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں۔

صرف اردو ہی کیا، حقیقت تو یہ ہے کہ جس طرح ہندستان کی کشمیر جیسی ریاست کی زبان، ایرانی پراکرت سے اپنا رشتہ رکھتی ہے اور جس طرح اس ملک کی دیگر بڑی بڑی علاقائی اور ریاستی زبانوں پر فارسی کے نقوش و اثرات مرتب ہوئے ہیں، انھیں دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ آریائی لسانیاتی رشتہ سے فارسی کی تعلیم پر توجہ، گویا ہندستان کی مختلف علاقائی اور ریاستی زبانوں کے لسانیاتی ولفظیاتی استحکام پر توجہ کے مترادف ہے۔ اردو اور ہندی اگر سگی بہنیں ہیں اور اردو کے لیے فارسی کی اہمیت وضرورت طے شدہ ہے تو پھر یہ کہنا کیوں کر مبالغہ ہوسکتا ہے کہ فارسی کی تعلیم سے ہندی شبدکوش کو فائدہ پہنچنا خارج از امکان نہیں ہے۔ لسانیات کی تاریخ گواہ ہے کہ فارسی نے ہندستان کو بہت ساری بُھلائی ہوئی آریائی آوازیں یاد دلائی ہیں اور انھیں ہمیشہ کے لیے ذہنوں میں محفوظ کر دیا ہے۔ مزید یہ کہ نسل در نسل ملک کی بہت بڑی آبادی کو بہ ایں لحاظ اس قوت میں اضافہ سے نوازا ہے جسے طلاقتِ لسانی کہتے ہیں، بول چال میں تلفظ کی درستگی، حسن ادا اور لب و لہجے میں کرختگی کے بجائے نرمی و شیرینی اور صفائی و نفاست کے لیے فارسی کی اہمیت اور اس کا اثر واضح ہے۔ یہ شیریں زبان ہے، تو بے شک یہ دلوں کو جیت لینا بھی جانتی ہے۔

فارسی کا ہندستان سے رشتہ نہ تو معمولی ہے اور نہ ہی کسی اعتبار سے کم اثر اور کم فائدہ بخش۔ بات ہندستان میں تعلیم یا ذریعۂ تعلیم بننے والی زبان کی ہو یا اخلاقیات و عرفانیات کے توسط سے قومی یکجہتی کے مضبوط و سدا بہار عناصر کو فروغ دینے کی، بہر حال فارسی کے تاریخی و تہذیبی اثرات مسلّم ہیں۔ ہندستان، ایران کے بعد فارسی کا دوسرا بڑا گہوارہ رہا ہے۔ یہاں تک کہ اگر فارسی کی تاریخ سے دورِ ہندوی کے اکتسابات ہٹا دیے جائیں تو فارسی کے ادبی و علمی رنگ روپ کا پھیکا پڑ جانا لازمی ہے۔ ہندستان کے لیے بھی فارسی کی گوناگوں اہمیت ہر دور میں رہی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ دکن کے مقابلے میں شمالی ہند کے تہذیبی افتخارات اسی زبان و ادب کی بہ دولت نمایاں رہے اور آج بھی کسی نہ کسی طرح تاریخی تداول کے یہ اثرات غیر محسوساتی نہیں۔ فارسی کے صرف ایک کلاسیکی زبان یا تاریخی تبرک ہونے کا تصور غلط بھی ہے، خطرناک اور نقصان دہ بھی کیوں کہ ہندستان میں چاہے اس کے ماضی کی طرح آج اس کا حال شاندار نہ ہو، لیکن مشرق وسطیٰ میں عربی کے بعد سب سے زیادہ اہمیت رکھنے والی زبان ہے۔

لہٰذا ثقافتی و سماجی روابط اور ملک و بیرون ملک کے مخطوطات اور تہذیبی آثار و کتا[illegible]

Scanned with CamScanner

ضرورت و اہمیت سے انکار کا سوال ہی نہیں۔ بیشتر ملکوں سے صحافتی و سفارتی اور ثقافتی تعلقات کی بحالی و تازہ کاری میں اس زبان سے کافی مدد کا حصول ممکن ہے۔

اندرونِ ملک معاملات پر نظر ڈالیں تو فارسی کی اہمیت یہ ہے کہ آرکائیوز، دستاویز، عدالتی کاغذات، اہم فرامین اور مختلف نوعیت کے ریکارڈ کو پڑھنے، سمجھنے اور مختلف نوعیت کی علمی و ادبی تحقیقات کا سلسلہ جاری رکھنے کے لیے فارسی کی ضرورت و اہمیت روشن ہے۔ اس زبان کی مدد سے نہ صرف یہ کہ فرانسیسی جیسی بعض اہم مغربی زبان سے، بشرطِ خواہش ہم قریب ہو سکتے ہیں بلکہ مشرق وسطیٰ کے بیشتر ممالک میں پہنچ سکتے اور روزگار کے مواقع کی فراہمی کو آسان بنا سکتے ہیں۔ ریڈیو، ٹی وی وغیرہ کے بیرونی پروگراموں اور بعض غیر ملکی تجارتی روابط و خطوط کے لیے اس زبان سے آشنائی عصری ضرورت و اہمیت کی حامل ہے۔ بہت سارے ایسے ثقافتی فنون اور ہندستان کے مسلم ہی نہیں غیر مسلم فن کاروں کی مختلف علوم و فنون میں ایسی بہت ساری یادگاریں موجود ہیں، جن کی مغربی ممالک میں بڑی قدر ہے اور ان کی تفہیم، فارسی کے بغیر ممکن نہیں۔ آج کی دنیا امن و سکون کی تلاش میں ہے۔ یہ موجودہ تہذیب کی عالمگیر ضرورت بھی ہے۔ فارسی کا اخلاقیاتی ذخیرۂ ادب اس لحاظ سے موجودہ دور میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ ایک تعلیمی مضمون کی حیثیت سے فارسی نہ صرف مرکزی بلکہ صوبائی سطح کے مقابلہ جاتی امتحانات میں شرکت کرنے والے طلبہ کے لیے بھی، ان کی کامیابیوں کو روشن بناتی رہی ہے۔

غرض کہ متعدد عصری فوائد اور عصری ضرورتیں فارسی کی ارزش اور قدر و قیمت کا احساس دلاتی ہیں۔ ان ہی معنویتوں کے پیشِ نظر فارسی نصاب کا یہ خاکہ ماہرین کے مخلصانہ تعاون سے مرتب کیا گیا ہے۔

وضاحت

درجہ ہشتم کی تکمیل کے بعد فارسی زبان سے طلبہ کی اچھی خاصی واقفیت کی توقع کی جاسکتی ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کے شعور کو بالیدہ کیا جائے۔ ظاہر ہے شعور و فہم کی بالیدگی کے لیے ادب موثر ترین ذریعہ ہے۔ اس لیے مجوزہ نصابی خاکے میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ فارسی ادب کی ایسی نگارشات شاملِ نصاب ہو جائیں جو طلبہ کی شخصیت کو نکھارتے اور سنوارنے میں معاون ہوں۔ نیز ملک و ملت کے سچے خادم بن سکیں۔

نہم اور دہم جماعت کے طالب علموں کی علمی اور فکری سطح اس حد تک ضرور پہنچ جاتی ہے کہ وہ نظم و نثر کی تفہیم اور ادب کے اساسی و فنی پہلوؤں پر غور کر سکیں۔ مجوزہ نصاب میں اسباق کا انتخاب اس انداز سے مرتب کرنے کی گنجائش ہے کہ مذکورہ نکات سے طلبہ آشنا ہو جائیں۔ اساتذہ کو چاہیے کہ اس کتاب میں جن اشعار اور عبارتوں کی تجویز ہے ان کے محاسن اور معائب پر آسان زبان و بیان میں روشنی ڈالیں۔ موضوعات اور مواد کے لحاظ سے نصاب کی تیاری میں یہ ملحوظ رکھا گیا ہے کہ اسباق کی حیثیت محض علمی نہ ہو بلکہ ان کی مدد سے ہم طلبہ کو ایک اچھا انسان اور معیاری شہری بھی بنا سکیں۔

لہٰذا ان مقاصد کے پیشِ نظر ذیلی نکات پر خصوصی توجہ دی گئی ہے:

(۱) فارسی زبان کا موزوں اور موثر استعمال کا طلبہ میں شعور پیدا کرنا۔

(۲) الفاظ کے ذخیرے میں بہ تدریج اضافہ کرنا اور ایسے مواقع فراہم کرنا کہ وہ فارسی لفظوں کے استعمال میں عملی تجربے سے گزر سکیں اور تحریر و تقریر و شعر خوانی درست انداز میں کر سکیں۔

(۳) فارسی کے طلبہ میں ادبی ذوق، تخلیقی استعداد اور نقد و تبصرہ کا شعور پیدا کرنا۔

(۴) فارسی قواعد کے اصولوں کو نصابی موضوعات و اسباق کی بنیاد پر سمجھانا۔

(۵) درسی اسباق کی تشریح اور تجزیے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

Scanned with CamScanner

(۶) ادب کی موضوعاتی اور تشکیلی صنفوں کی پہچان کرانا۔

(۷) درسیات کے اساسی اور مرکزی خیال کو اخذ کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

(۸) فارسی جملوں کی ادائیگی اور صحیح مخرج وتلفظ پر خصوصی توجہ دینا۔

(۹) مصنفین اور تخلیق کاروں کے حالاتِ زندگی اور ان کی ادبی خدمات کے ذریعہ فارسی ادب کی ارتقائی تاریخ سے آشنا کرانا۔

(۱۰) اسباق کا انتخاب اس طور پر کرنا کہ طلبہ اس کے مطالعہ میں دل چسپی محسوس کریں۔

⊙⊙⊙

درجہ نہم
(CLASS-IX)

اسباقِ نظم

⊙	مناجات	=	۱
⊙	نعت	=	۱
⊙	غزل	=	۴
⊙	نظم	=	۲
⊙	مثنوی	=	۱
⊙	قطعات	=	۲
⊙	رباعیات	=	۴

اسباقِ نثر

⊙	حکایات	=	۴
⊙	مضامین	=	۲
⊙	سوانح	=	۱
⊙	خطوط	=	۲
⊙	افسانہ	=	۱
⊙	مکالمہ	=	۱

⊙⊙⊙

Scanned with CamScanner

درجہ دہم
(CLASS-X)

اسباقِ نظم

- ⊙ حمد = ۱
- ⊙ نعت = ۱
- ⊙ غزل = ۴
- ⊙ نظم = ۲
- ⊙ قصیدہ = ۱
- ⊙ مثنوی = ۱
- ⊙ مرثیہ = ۱
- ⊙ رباعی = ۴

اسباقِ نثر

- ⊙ حکایات = ۴
- ⊙ مضامین = ۳
- ⊙ تذکرہ = ۲
- ⊙ افسانہ = ۱

⊙⊙⊙

گھنٹیوں کی تقسیم (L-3)
(Class IX - X)

کُل تدریسی ایام (سالانہ) : 180 دن (تقریباً 25 ہفتے)

فی ہفتہ گھنٹیوں کی تعداد 05

کُل گھنٹیاں (5×25) 125

Scanned with CamScanner